سوال

(316) مجنون لڑکی کا نکاح

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میری بیٹی امتحان میں باربار فیل ہونے کی وجہ سے ذہنی توازن خراب کربیٹھی ایک سال تک اسی بیماری کا شکار رہی، لیڈی ڈاکٹر کے کہنے پر اس کا نکاح کردیاگیا اس کے ذہنی توازن کے بگڑنے کا جب سسرال والوں کو علم ہوا تو وہ اسے میرے پاس چھوڑگئے، اب لڑکی صحت یاب ہے کیا اس کا پہلا نکاح صحیح تھا یا اب تجدید نکاح کی ضرورت ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال سے واضح ہوتا ہے کہ نکاح کے وقت لڑکی کا ذہنی توازن صحیح نہیں تھا اس حالت میں شریعت نے انسان کو بے اختیار اور غیر مکلف قرار دیا ہے، لہٰذا نکاح کے وقت اس کے ایجاب کی کوئی حیثیت نہیں جو نکاح کے لئے بنیادی شرط ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین شخص مرفوع القلم ہیں: دیوانہ تاآنکہ وہ باشعور ہوجائے، سونے والا یہاں تک کہ وہ بیدار ہوجائے، بچہ تاآنکہ بالغ ہوجائے۔'' [ابوداؤد، الحدود: ۴۴۰۳]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ پاگل عورت پر حد جاری کرنے کا حکم دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''پاگل عورت تو مرفوع القلم ہے تاآنکہ وہ باشعور ہوجائے۔'' [صحیح بخاری، الحدود: ۲۲ تعلیقاً]

ان احادیث کے پیش نظر لڑکی بے اختیار اور غیر مکلف ہے اب اگر اس کے والد یا اس کی عدم موجودگی میں کسی دوسرے سرپرست نے لڑکی کی طرف سے ایجاب کی ذمہ داری کو اٹھایا ہے تو نکاح بالکل صحیح ہے، جیسا کہ نابالغ بچے کے نکاح کے وقت کیا جاتا ہے، لہٰذا پہلا نکاح صحیح ہے کسی قسم کے نئے نکاح کی ضرورت نہیں ہے اگر سسرال والوں کو اس نکاح میں شک وشبہ ہے تو لڑکے سے دوبارہ نکاح پڑھا دیا جائے خاص طور پر جبکہ اب صحت یاب اور باشعور ہے تاکہ آپس میں مل بیٹھنے کی کوئی صورت پیدا ہوجائے۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:329